

## 50675-سپارے کا کچھ حصہ نماز تراویح سے قبل اور باقی نماز تراویح میں مکمل کرنا

### سوال

ہمارے ہاں یہاں امریکہ میں افطاری کے بعد سواسات بجے سے لیکر سڑھے سات بجے تک قرآن مجید کی کلاس لگتی ہے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز اور بعد میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے، اور افطاری کے بعد قرآن مجید کی کلاس میں کوئی ایک شخص سپیکر میں قرآن مجید پڑھ کر سنا تا ہے، پلانگ اس طرح کی گئی ہے اس کلاس میں سپارے کے بارہ صفحات پڑھ کر مردوں اور عورتوں کو سنا لے جاتے ہیں، اور پھر باقی آٹھ صفحات نماز تراویح میں پڑھ کر روزانہ ایک سپارہ مکمل کیا جاتا ہے، اور سارا قرآن مجید اسی طرح میں کے آخر میں مکمل ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ: کیا اس طرح قرآن مجید کی مجلس قائم کرنا سنت ہے یا بدعت؟

اور کیا قرآن مجید یوں پڑھنا افضل ہے یا انٹھے ہو کر مجلس میں پڑھنا؟

### پسندیدہ جواب

اس طرح کی مجلس میں تم پر کوئی حرج نہیں، آپ لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور باقی حضرات کا خاموشی کے ساتھ سنا مشروع امر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"مجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کرو"

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے سامنے پڑھوں، حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور شخص سے قرآن مجید کی تلاوت سنوں"

تو میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی اور جب اس آیت پر پہچا۔ (توجب ہم ہرامت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے تو کیا حال ہو گا)۔ النساء (41)۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اب اتنا ہی کافی ہے، تو میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4763) صحیح مسلم حدیث نمبر (800)۔

شیخ عبد العزیز بن بازر جمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس عظیم الشان ماہ مبارک میں مسلمانوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقoda کرتے ہوئے قرآن مجید پڑھنا اور ایک دوسرے کو دن رات سنا مشروع ہے، کیونکہ ہر سال رمضان المبارک میں جریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور آخری سال انہوں نے رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن

مجید کا دوبارہ دور کیا، اور پھر اللہ تعالیٰ کا قرب او رکتاب اللہ پر غور و فکر اور تدبیر کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بھی قرآن مجید کا دور کرنا چاہیے، اور سلف رحمہ اللہ کا عمل بھی یہی رہا ہے اس لیے اہل ایمان چاہے مرد ہو یا عورت وہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوں، اور اس پر غور و فکر اور تدبیر کریں، اور اس سے سمجھیں، اور اس سے مستفید ہونے کے لیے تفسیر اور علمی کتب کا مطالعہ کریں۔"

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ایشؑ ابن باز (319/11-320).

اور افضل و بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ قرآن مجید کے احکام کی تعلیم بھی ہو، اور اس کے معانی و ترجمہ بھی سیکھے جائیں اور تلاوت کی گئی آیات کے ساتھ جب آپ اس کی تفسیر کا اضافہ کر لیں یا کچھ آیات کی تفسیر بھی شامل کریں تو آپ کئی ایک خیر و بھلائی کو جمع کر لیں گے، جس سنت پر عمل ہے، اور قرآن مجید کا ایک دوسرے کو پڑھانا و سنانا، اور مسلمانوں کو اس کی تعلیم دینی، اور قرآن مجید پر غور و فکر اور تدبیر کرنے میں معاونت کرنا.....

اور اگر پورا قرآن مجید نماز تراویح میں ختم کیا جائے تو یہ ویسے ختم کرنے سے افضل و بہتر ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

"قرات اور اس کی ترغیب کا معاملہ سے نمازی کو وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو غیر نمازی کو حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ نماز میں قرآن مجید کی قرات کرنا نماز سے باہر قرات کرنے سے افضل ہے، اور قرآن مجید کی قرات کرنے والے قاری کی جو فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے، وہ نمازی کو غیر نمازی سے زیادہ حاصل ہوتی ہے" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ الحبری (297/2).

اور اگر لوگوں کے لیے نماز میں پورا قرآن مجید ختم کرنا مشقت کا باعث ہو تو آپ دونوں حدیثوں کو جمع کر سکتے ہیں: نماز سے قبل ایک دوسرے کو قرآن مجید سنانا، اور باقی نماز میں پڑھنا جیسا کہ آپ کر رہے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ خیرات کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ سمجھی آپ رمضان المبارک میں اس وقت ہوتے جب آپ سے جبریل امین ملئے، اور جبریل آپ کو رمضان کی ہر رات ملئے اور قرآن مجید کا دور کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سمجھی تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3048) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308).

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا جبریل امین علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کے دور سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید ختم کرنا افضل ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اس حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ باہم قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے، اور مومن کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرے جو اسے فائدہ و نفع دے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فائدہ حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے؛ اس لیے کہ جبریل امین ہی قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا

کرتے تھے، اور وہ اللہ تعالیٰ اور رسولوں کے مابین سفیر تھے۔

توجہ جریل امین اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اشیاء کا فائدہ دیتے تھے، قرآن مجید کے حروف کے اعتبار سے اور جو معانی اللہ تعالیٰ نے مراد یہ میں اس کے اعتبار سے بھی، توجہ انسان کسی ایسے شخص کے ساتھ قرآن مجید کو باہم پڑھے، جو اسے قرآن مجید سمجھنے میں معاون ہو، اور جو اس کے الفاظ کو درست کروائے تو یہ امر مطلوب ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کو باہم پڑھا، اس سے مقصود نہیں کہ جریل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے، لیکن جریل امین تو وہ پیغام لانے والے تھے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا، اور جو پیغام قرآن اور اس کے الفاظ، اور اس کے معانی کے اعتبار سے دیا ہوتا وہ لاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیتے۔

توضیح: تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جریل امین علیہ السلام سے اس حیثیت سے مستفید ہوتے، نہ کہ جریل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سب انسانوں اور سب فرشتوں سے افضل ہیں، لیکن باہم قرآن مجید پڑھنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے لیے بہت خیر ہے؛ کیونکہ یہ اس شخصیت کے ساتھ باہم قرآن پڑھنا تھا جو اسے اللہ تعالیٰ کے پاس سے لاتی رہی ہے، اور اس لیے بھی کہ جو اللہ تعالیٰ سے لاتا ہے اس سے مستفید ہوں۔

اور اس میں ایک اور بھی فائدہ ہے کہ: رات میں باہم قرآن مجید پڑھنا دوں میں پڑھنے سے افضل ہے، اور یہ معلوم ہے کہ رات کے وقت قرآن مجید کا باہم پڑھنا دوں و دماغ کو حاضر کرنے کے زیادہ قریب ہے، جو کہ دن کو کم ہوتا ہے، اور دن کے مقابلہ میں رات کو مستفید بھی زیادہ ہوا جاتا ہے۔

اور اس میں اور بھی کئی ایک فوائد میں:

باہم قرآن مجید پڑھنے کی مشروعت، اور یہ کہ یہ اعمال صالح میں شامل ہوتا ہے، چاہے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ بھی ہو، کیونکہ اس میں ہر ایک کو فائدہ ہے، چاہے دوسرے زائد افراد ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی سے مستفید ہوتا ہے، اور اسے قرأت قرآن پڑھا جاتا اور اس میں جستی پیدا کرتا ہے، ہو سکتا ہے جب وہ اکیلیا پڑھنے تو پھر نہ رہے بلکہ سستی و کاہلی کا شکار ہو، لیکن جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر قرآن مجید کو باہم پڑھنے جیسے کہ اس کے لیے زیادہ نشاط و چستی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم فائدہ کا باعث بھی ہوگا، اور جو لفظ مشکل اور سمجھنے میں وہ غور خوض اور مطالعہ و مذاکرہ کر لیے گا، تو یہ سب کچھ خیر عظیم ہے۔

اس سے یہ بھی سمجھنا ممکن ہے کہ رمضان المبارک میں امام کی جانب سے جماعت میں پورا قرآن پڑھنے کی ایک قسم ہے، کیونکہ اس میں ان کے لیے سارے قرآن کا فائدہ ہے، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ اس امام کو پسند کرتے جوانہیں پورا قرآن مجید سن کر ختم کرے، اور یہ بھی سلفت کا مکمل قرآن مجید سنتے جیسے عمل جیسا ہی عمل ہے، لیکن یہ واجب نہیں، کیونکہ وہ قرأت میں تیزی اور جلدی کر لیگا، اور اس پر غور نہیں کر لیگا، اور نہ یہ خشوع و خضوع اور اطمینان تلاش کر لیگا، بلکہ اس کے سامنے مقصد قرآن مجید کو ختم کرنا ہوگا۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ایشؑ بن باز (331/11-333)۔

اور شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

بہت سے امام تراویح اور تجدید میں قرآن مجید ختم کرنے، اور مقتدیوں کو سارا قرآن سنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

”یہ عمل اپھا اور بہتر ہے کہ امام ہر رات ایک سپارہ یا اس سے کم پڑھے، لیکن آخری عشرہ میں وہ زیادہ قرأت کر لے تاکہ پورا اور کامل قرآن مجید ختم ہو سکے، یہ تو اس حالت میں ہے جب ایسا کرنے میں کوئی مشقت نہ ہو۔“

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "جلاء الافحاظ فی الصلة والسلام علی خیر الانام" میں باب باندھا ہے، جس میں انہوں نے سلف کا حال بیان کیا ہے کہ وہ قرآن مجید کو ختم کرنے کا خیال رکھتے تھے، اس لیے مزید فائدہ کے حوال کے لیے اس باب کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ایشٰیٰ بن باز (11/333-334).

مزید تفصیل اور فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (4039) اور (1505) اور (46088) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔